ڈاکٹر تحسین بی بی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ لسانیات وادبیات

قرطبہ یونیورسٹی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور

سید صبیحؔ الدین رحمانی کی نعتوں میں موضوعاتی جہتیں

Syed Sabeeh-u-deen Rahmani is one of the modern Naat poets. He is one of the best presenters of 'Naat'not onlyin written but also in verbal form. In the field of 'Naat' and its respect and understanding, his services are very great. In his writings we can see the qualities of Hazrat Muhammad (S.A.W), his best moralities in a beautiful way. He has written this in the love of Holy Prophet (S.A.W). His 'Naats'are in different forms as, poems, odes, sonnets etc. in which he describes different sides of the life of Holy Prophet (S.A.W). This article is going to describe different sides of his work with special reference to 'Naat'.

صبیح رحمانی 90ء کی دہائی کے آغاز میں اردو شاعری کے منظر نامے پر طلوع ہونے والے معدودے چند اور نمایاں تر صاحب طرز نعت گو شعرا میں انفرادیت کے حامل ہیں جو اردو ادب میں بطور نعت گو شاعر کے ساتھ ساتھ نعت خواں اور نعت شناس بھی ہیں۔ نعت کو ادب میں بطور موضوع متعارف کروانے والے شعرا کی صف میں اہم نام صبیحؔ رحمانی کا بھی ہے۔ بہت کم شعرا ایسے ہیں جنہوں نے نعت نگاری ہی کو اپنا مقصد شاعری وزندگی تصور کرتے ہوئے بلندیوں سے ہمکنار کرنے میں دن رات ایک کیا ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے اپنی زندگی کے تمام تر تخلیقی جذبے ،لطافت اور لیاقت کا مرکز و محور اور نصب العین فروغِ نعت کے لیے وقف کر دیا ہے۔ ان کی تمام تر صلاحیتیں ،عقیدت مندی اور کاوشیں صرف اور صرف نعتیہ فن کے لیے ہی ہیں۔ جس کا اظہار وہ اپنے اشعار میں بھی کرتے ہیں:

میرے فکر و فن کا، میری زیست کا
نعت عنواں ہے خدا کا شکر ہے

سیّد صبیح الدین رحمانی نے مدحتِ سرور کونین ﷺ کو اپنا بنیادی شعری وسیلہ ہی نہیں فریضہ زندگی قرار دیا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ سے دلی وابستگی کے اس جذبہ ٔعقیدت وارادت کی ہمہ پہلو خدمت اور دہر میں ہر سمت اُجالا مصطفائیؐ کے جذبے کو پورا کرنے کے لیے صبیحؔ رحمانی نے جس سفر کا آغاز اکیلے کیا، بہت جلد ایک قافلہ ان کے ساتھ

مل گیااور کارواں کی صورت اختیار کر گیا۔ صبیحؔ رحمانی وہ واحد نعت گو ہیں جن کے نعتیہ فن کی طرف راغب ہونے کی وجہ کوئی خارجی دباؤ یاماحول وتحریک نہیں ہے بلکہ اس کی داخلی بے چینی اور جذبہ عشقِ رسول ﷺ سے دلی وابستگی ہے۔ اسی بہترین نعت گوئی و نعت خوانی اور نعت شناسی کی انفرادیت نے ان کو مقبولیت کا شرف بخش کر ایک بلند مقام نصیب کیا۔ یوں نعت ان کے لیے ایک بہت بڑی کامیابی کا محرک و پہچان ثابت ہوئی۔ مشفق خواجہ نعتیہ مجموعہ " خوابوں میں سنہری جالی ہے " کے فلیپ پر لکھتے ہیں:

''نعت صبیحؔ رحمانی کے حق میں حرفِ دُعاثابت ہوئی ہے''۔ (1)

صبیحؔ رحمانی کثیر الجہات شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی محبوب صنف اردو نعت ہے اردو ادب اور نعتیہ فن و ادب میں صبیحؔ رحمانی سہ جہات یعنی بطور نعت گو، نعت خواں اور نعت شناس مقبولیت و انفرادیت کے حامل ہیں۔ یہ مرتبہ اور ایک خاص پہچان ملنے کی سب سے بڑی وجہ سچا عاشقِ رسول ﷺ ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حبِ رسول ﷺ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ اس معاملے میں اللہ نے ان کو ایسی مقبولیت و شہرت نصیب فرمائی کہ ہمیشہ عاشقِ رسولؐ کا تصور ذہن میں آتے ہی صبیحؔ رحمانی کا نام خود بخود زبان پر آئے گا۔

صبیحؔ رحمانی ایک باکمال نعت خواں اور نعت گو شاعر ہیں اور محمد ﷺ سے والہانہ عشق، دلی وابستگی اور محبت کا یہ جذبہ ان کے نعتیہ فن اور نعتیہ مجموعوں میں ابھر کر سامنے آتا ہے۔ آپ کا نعتیہ شعری اور تحقیقی و تنقیدی سرمایہ اب تک کئی مجموعوں پر محیط ہے، جن میں ان کے نعتیہ مجموعے ''ماہِ طیبہ''، ''جادۂ رحمت''، ''سرکار کے قدموں میں''، ''کلیاتِ صبیحؔ رحمانی'' (مرتب: شہزاد احمد)، صبیحؔ رحمانی کی مرتبہ وتالیفات، خطوط کا مجموعہ (نعت نامے بنامِ صبیحؔ رحمانی، مرتب: ڈاکٹر محمد سہیل شفیق) اداریہ نویسی ''نعت رنگ'' وغیرہ شامل ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کو نعتیہ فن کی خدمات کی یہ مہارت خداتعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہوئی اور وہ فطری نعت گو شاعر ہیں جو اپنے علم وفضل اور سچے جذبے کے تحت عقیدت اور ارادت کے حوالے سے نعتیں پیش کرتے ہیں۔ جس کا اظہار وہ کئی مواقع پر کر چکے ہیں:

قلم کی پیاس بجھتی ہی نہیں مدح محمد ﷺ میں
میں کن لفظوں میں اپنا اعتراف تشنگی لکھوں

صبیحؔ رحمانی کا شمار عصر حاضر کے ان شعرا میں ہوتا ہے جن کا نعتیہ فن منفرد و مقبولیت کا حامل ہے۔ نعت ذریعہ اظہار عقیدت و محبت ہے جسے بطور فنِ ادب کے ایک صنف متعارف کروانے کی جو کاوشیں صبیحؔ رحمانی نے شروع کی تھیں اُن میں وہ کامیاب ہوئے اور نعت نگاری کو بطور ادبی صنف کے ساتھ ہی اس کو ادبی قرینوں اور زاویوں سے پیش کیا اور صبیحؔ رحمانی نے نعتیہ شاعری کو محفلوں کی لمحاتی فضا سے نکال کر ادب کی آفاقی جہتوں سے ہمکنار کیا۔ اور نعتیہ

ادب میں نعت خوانی و نعت شناسی کے ساتھ ہی نعتیہ تحقیق و تنقید، تدوینِ نعت، تحریکِ نعت، ترویجِ نعت، تنویرِ نعت، تشہیرِ نعت میں خدمات سرانجام دے کر ایک منفرد مثال قائم کی ہے:

''سید صبیحؔ الدین رحمانی فروغِ نعت کے حوالے سے ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ نعت گوئی، نعت خوانی، نعت ریسرچ سنٹر، نعتیہ کتب کی اشاعت، نعتیہ رسائل و جرائد کی اشاعت بین الاقوامی طور پر فروغِ نعت کے لیے تنظیم سازی ان کی پہچان کے واضح اور بڑے حوالے ہیں۔'' (2)

صبیحؔ رحمانی نعتیہ فن کی خدمت اور اس کو ترقیوں سے گامزن کروانے کے جذبہ میں بغیر کسی صلے کے مصروفِ عمل ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو عشقِ رسول ﷺ اور ان سے والہانہ عقیدت و محبت کا جذبہ ہے، جس کی تشنگی کسی طور بھی کم نہیں ہوتی۔ ان کے نعتیہ فن میں عقیدت و محبت کا جذبہ، لطافت، پاکیزگی، سبک پروری، ندرت، فکری بصیرت اور قلبی نسبت محبت سید کونین ﷺ سے معمور ہے۔ اسی جذبہ و دلی وبستگی کے تحت ان کی نعتوں میں سنتِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار اور رب غفور سے اس کی جزا کی امیدواری کا جذبہ کارفرما ہے۔

قلم خوشبو کا ہو اور اس سے دل پر روشنی لکھوں
مجھے توفیق دے یا رب کہ نعت نبیؐ لکھوں

صبیحؔ رحمانی نے رسولِ کریم ﷺ سے والہانہ عشق و دلی لگاؤ کو نہایت شائستہ و مہذب انداز میں اپنی نعتوں میں بیان کیا ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی شاعری کو پڑھ کر یہ احساس اُجاگر ہوتا ہے کہ اُنہوں نے زندگی کو جیسے دیکھا اور محسوس کیا اسی صورت میں شعر کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اور زندگیوں کو سنوارنے کے لیے اطاعتِ اللہ اور عشقِ رسول ﷺ کو ضروری گردانا ہے۔ بقول پروفیسر شفقت رضوی:

''انہوں نے ذاتِ رسالت مآب ﷺ کے عکسِ جمیل کو قرآن کی روشنی میں دیکھا ہے اور متاثر ہونے میں ان کا ایمان، ان کا اعتقاد اور ان کی محبت صرف رسمی و روایتی نہیں۔ مطالعہ اور فکر سے حاصل دولت گراں قدر ہے۔''(3)

نعت گوئی کا مقصد عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ، تعلیماتِ رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ، سنتِ رسول ﷺ اور رسول ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار ہے، جس کا پرچار صبیحؔ رحمانی کی نعتوں میں واضح طور پر ملتا ہے۔

کہاں میں اور کہاں مدح مالکِ کونین
صبیحؔ ان کا کرم ہے یہ شاعری کیا ہے

صبیحؔ رحمانی نہ صرف نعتیہ فن و فکر کی کلی جہتوں اور پہلوؤں کی کامل بصیرت رکھتے ہیں بلکہ انہیں نعت کے علمی آفاق کی رفعتوں کا بھی شعور حاصل ہے۔ صبیحؔ رحمانی نعت نگاری کے علمی، احساساتی، تاثراتی اور ہیئتی و موضوعاتی تنوع کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری کی اصل روح اور اس کے حقیقی جوہر سے بخوبی واقف ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کا نعت نگاری کے حوالے سے اپنا ایک الگ منفرد اندازِ بیان واظہار ہے۔ان کے نعتیہ کلام کو اگر موضوعات کے انتخاب اور الفاظ کے چناؤ کے حوالے سے پرکھا جائے۔ تو ان کی انفرادی پہچان مثال بن کر سامنے آتی ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ شاعری کے موضوعات کا دائرہ خاصا وسیع ہے۔ صبیحؔ رحمانی کا نام دور جدید کے ان نعت گو شعرا میں اہم ہے جنہوں نے نعت کے موضوعات کو وسعت و گہرائی اور تنوع و رنگارنگی دی۔ صبیحؔ رحمانی نے نعت کے حوالے سے مروج تقریباً ہر موضوع پر شعر کہاہے، انہوں نے صفات و فضائل جناب ختمی مرتبت ﷺ بھی نہایت جوش عقیدت اور خروش محبت سے بیان کیے ہیں اور دعا واستغاثہ کا انداز وقرینہ بھی اختیار کیا ہے۔عزیز احسن اپنے مضمون "صبیحؔ رحمانی کی شاعری حبِ رسول ﷺ کا جمالیاتی اظہار" میں صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ موضوعات کو بطریق احسن استعمال اور نعتیہ فن کے خوش آئند مستقبل کے لیے اہم اضافہ قرار دیا ہے:

"نعت کے موضوع کا لحاظ رکھ کر اپنی بات کو حسنِ بیان کی منزلوں سے ہمکنار کرنے والے شعرا میں اب ایک نام کا اضافہ ہوا ہے اور وہ نام صبیحؔ رحمانی کا ہے"۔ (4)

صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ کلام کو اگر موضوعات کے انتخاب و تنوع اور الفاظ کے چناؤ کے حوالے سے پرکھا جائے۔ تو ان کی انفرادی پہچان مثال بن کر سامنے آتی ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ شاعری کے موضوعات کا دائرہ و کینوس خاصا وسیع ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی نعتوں کی کئی موضوعاتی جہتیں اور پرتیں ہیں۔ جن کو انہوں نے اپنے نعتیہ مجموعوں میں بڑی خوبصورتی اور فنی وفکری بصیرت و مہارت سے برتا ہے۔انہوں نے نعت کے موضوعات کو بہت وسعت اور فکری بلندی دی۔بقول ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق:

"سید صبیحؔ الدین رحمانی کے سامنے نعت کے موضوع پر کام کرنے کے لیے وسیع میدان ہے۔" (5)

صبیحؔ رحمانی نے نعتیہ صنف سے متعلقہ تمام مروجہ موضوعات پر نعتیں پیش کرتے ہوئے ان میں ایک نئی جدت وطرز کو متعارف کروایا۔انہوں نے صفات و فضائل محمد ﷺ کو جوش وعقیدت اور محبت سے بیان کیا ہے ، حضرت محمد ﷺ کی صفات و فضائل، مرتبیت اور اسوہ حسنہ، اسوۂ پاک ﷺ پر بھی نہایت باریک بینی سے روشنی ڈالی ہے اور ان کے ہاں حضور ﷺ سے دلی وابستگی، جذبہ عشق اور مدینے و روضہ رسول ﷺ پر حاضری کی خواہش وتڑپ، معرفتِ الٰہی، تصوف کے مضامین اور تاریخی واقعات کی طرف بھی تفصیلی اشارے ملتے ہیں۔ دعا واستغاثہ کو

بھی سامنے رکھا ہے۔انھوں نے جدید ادبی رجحانات کے پیشِ نظر حیات وکائنات کے مسائل، گردوپیش کی زندگی کے حقائق، دنیا کی بے ثباتی اور عصری حسیت وعصری کرب کو اپنی نعت سے ہم آہنگ کر کے اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔اور نعت کے پیرائے میں معاشرے میں پنپنے والی اخلاقی برائیوں، معاشرے کی زبوں حالی، بے راہ روی، مذہبی، سماجی اور حیاتیاتی ونفسیاتی حقائق کی ترجمانی کے علاوہ علامتیت، جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے تناظرات کو اپنی نعتوں میں نہایت عمدگی سے برتا ہے۔پروفیسر عاصی کرنالی اپنے ایک مضمون بعنوان ''ایک خوبصورت نعتیہ تخلیق''میں صبیحؔ رحمانی کی نعتوں کے موضوعات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''صبیحؔ رحمانی کی نعتیں جہاں ایک طرف روایتی اور مروّجہ نعت کے عطر سے اپنے دامن کو معطّر کئے ہوئے ہیں وہیں عصرِ حاضر کے تناظر کی خوش رنگی سے رنگین ہیں اور وہیں عہدِ آئندہ کے امکانات کی رعنائی کو اپنے فکر واظہار میں سمیٹے ہوئے ہیں۔''(6)

صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ موضوعات کی جہتوں کے عمیق مطالعے کے بعد پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اُن کی نعتیہ شاعری بالخصوص نعتیہ غزلیں اور نظمیں فکر وخیال کے لحاظ سے اہمیت کی حامل ہیں۔انھوں نے اپنے نعتیہ کلام میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف، حضور ﷺ کے تمام فضائل وشمائل، ان کے اخلاق وعادات کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔ تو دوسری طرف ان کی نعتوں میں عصری مسائل سے گہری وابستگی، معاشرتی ناہمواریوں، مذہبی، اخلاقی وتہذیبی اقدار کی ترجمانی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔اُنھوں نے اپنے افکارِ عالیہ کی ترجمانی کے لیے اپنی نعتوں میں کئی اصناف اور ہیئتوں کو کامیابی سے برتا ہے۔آزاد اور پابند نعتیہ نظمیں بھی اُن کے ہاں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔اُنھوں نے قدیم اور روایتی شعری ہیئتوں میں معنی خیز اور حیرت افزا تبدیلیاں کرتے ہوئے اپنی نعتوں کو ایک نئے آہنگ سے پیش کیا ہے جو آپ کی اجتہادی فکر کی آئینہ داری کرتی ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ غزلیں اور نظمیں حقیقت پسندی اور داخلی وخارجی کیفیات کا ایک حسین امتزاج ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ صبیحؔ رحمانی کی نعتوں کے موضوعات میں تنوع اور وسعت پیدا ہوتی گئی۔

صبیحؔ رحمانی کی نعتوں میں رسول کریم ﷺ سے والہانہ محبت وعقیدت اور ادب واحترام کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں۔جن سے قلب وروح تک مہک جاتے ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کو دورِ شباب میں نعتیہ پیکر تراشنے، مدحتِ شہؐ، درود اور سلام بحضور سرورِ کائنات ﷺ پیش کرنے کی فنی وفکری بصیرت وفضیلت نصیب ہوئی ہے۔ان کے ہاں دل کی گہرائی سے نکلنے والی محبت ووالہانہ عشق کے ساتھ ہی تخلیقی، تہذیبی، شعوری، روحانی اور وجدانی شعور نمایاں ہے جس کی بدولت صبیحؔ رحمانی جلد ہی اس کاروانِ نعت کے سفیروں میں شامل ہو گئے جن کی قلبی نسبت محبت سید کونین

ﷺ سے لبریز ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی نعتیں خلوص، عقیدت و محبت سیدِ ابرار ﷺ کے کیف و سرور سے مزین ہے یہی دلی وابستگی، عشق و محبتِ رسول ﷺ کا جذبہ اور محبت کا کیف و سرور سید مکی و مدنی ﷺ ان کے نعتیہ فن کو جِلاو تازگی بخش کر فکر کی بلندیوں کو چھوتی ہے۔ صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ فکر کے حوالے سے سید حسین علی ادیبؔ رائے پوری کہتے ہیں:

"نعتِ رسولؐ کے دو ہی پہلو ہیں ایک سیرت اور دوسرا عشق باقی انہی دائروں میں آتے ہیں، چنانچہ صبیحؔ رحمانی کے کلام میں یہی دو پہلو نمایاں ہیں۔" (7)

سید صبیحؔ الدین رحمانی نے حضور ﷺ کی سیرت وصفات اور عشقِ رسول ﷺ کو موضوع بنا کر نعت گوئی میں ایک منفرد مقام و مرتبہ حاصل کیا اور نعت کے میدان میں نعت سنتِ خداوندی کو اپنائے رکھا۔ صبیحؔ رحمانی نے حضرت محمد ﷺ کی تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کا سراپا، حُسنِ اخلاق، حسن و جمال، آپ ﷺ کے معجزات اور صادق و امین صفات وغیرہ کا اظہار اپنی نعتیہ غزلوں اور نظموں میں دلکش انداز میں کیا ہے۔ ان کا ہر شعر ہر نعت، ہر مصرع حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کا ابلاغ اور عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے جتنی بھی زندگی مبارک مکہ و مدینہ یا ہجرت کر کے گزاری ہے، ان سب واقعات کا بیان اور حضور ﷺ سے والہانہ عشق کی مثالیں صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ کلام میں نہایت عمدہ انداز میں موجود ہیں۔

ذکر سرکار ﷺ، دو عالم سے سوا رکھا ہے
یہ طریق اہل محبت نے روا رکھا ہے

بقول رشید وارثی:

صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ شاعری میں عشق کی نغمگی، شوق کی فراوانی اور جذبوں کی صداقت بڑے والہانہ انداز میں رقصاں نظر آتی ہے۔" (8)

صبیحؔ رحمانی نے نعت خدا اور اس کے رسول ﷺ کے عشق اور رنگ میں ڈوب کر لکھنے و کہنے کے ساتھ ہی نعتیہ جذبات واحساسات کو بڑے سلیقے اور عقیدت مندی سے بیان کیا ہے۔ اور صبیحؔ رحمانی نے مدحت سرور کونین ؐ کو اپنا بنیادی شعری وسیلہ ہی نہیں فریضہ زندگی مانا ہے۔ ان کے نعتیہ کلام کے حوالے سے ڈاکٹر منظور الدین احمد (شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی) لکھتے ہیں کہ:

"صبیحؔ رحمانی کے ہر شعر میں عشق رسول ﷺ کی مہک ہے اور اسی لیے "از دل خیزد و بر دل خیز" کی تفسیر بن گیا۔" (9)

محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق کا خالص جذبہ صبیحؔ رحمانی کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ حضرت محمد ﷺ سے گہری وابستگی صبیحؔ رحمانی کی اولین پہچان ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتیہ غزلوں کے ساتھ ساتھ نعتیہ نظموں میں بھی نہایت خوبصورتی اور عقیدت و جذبے سے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف محمد ﷺ کی ذات و صفات کو بیان کیا ہے۔اس جذبے کے اظہار کی ایک خوبصورت مثال ان کے نعتیہ مجموعہ ''ماہِ طیبہ'' میں موجود نظم ''امداد'' ہے۔اسی طرح ایک اور نظم ''یاد'' میں بھی محمد ﷺ کا ذکر نہایت دلکش انداز میں کرتے ہوئے محمد ﷺ کی صفات اور اوصافِ حمیدہ کو بیان کیا ہے۔آپ ﷺ کی ذات رحمتِ کل اور فخرِ رسل ﷺ ہے۔آپ ﷺ کی یاد دل و روح کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔

اے رحمت کل ﷺ
اے فخرِ رُسل ﷺ

ہیں
آپ ﷺ کی یادیں
حوریں سی سو
کیوں نہ آپ ﷺ کو یاد کریں؟

صبیحؔ رحمانی نے حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں کو اپنی شاعری کا ایک انمول حصہ بنایا ہے۔ صبیحؔ رحمانی کو حضور ﷺ کی ذات و صفات کو اپنے قلم اور ایک سُریلی آواز میں بیان کرنے کا گر سب سے بہتر آتا ہے۔انہوں نے اپنی نعتوں میں محمد ﷺ کے اخلاقِ حسنہ، ان کے اوصافِ حسنہ، صفات و فضائل اور مرتبیت کا ذکر بخوبی کیا ہے۔

ہر قدم پر رہبری کی اسوۂ سرکارؐ نے
روشنی یہ کب گئی ہے ساتھ مرا چھوڑ کر

صبیحؔ رحمانی نے حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار خوبصورت سے خوبصورت پیرائے میں کیا ہے۔ اس حوالے ایک اہم مثال مجموعہ ''ماہِ طیبہ'' کی ایک نعتیہ غزل ہے جس میں نہایت خوبصورت انداز میں حضور ﷺ کے سراپا حُسن کے جلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ محمد ﷺ کے جلوے ہر طرف سے نظر آ رہے ہیں اور دونوں جہانوں سے محمد ﷺ کے جلوے سے پردے اُٹھائے جا رہے ہیں۔

محمد ﷺ کے جلوے نظر آ رہے ہیں
حجاب دو عالم اٹھے جا رہے ہیں
در شہ پر ہم یوں مٹے جا رہے ہیں
پے زندگی با زندگی پا رہے ہیں

صبیح رحمانی کے نعتیہ مجموعوں اور اشعاروں میں واصفانہ نعت کی مثالیں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جن میں حضرت محمد ﷺ کے اوصافِ حمیدہ بیان ہوئے ہیں۔ان میں مدحیہ، واصفانہ، عاشقانہ اور عارفانہ نعتیں شامل ہیں۔اس حوالے سے ''ماہ طیبہ''میں موجود اشعار درجہ ذیل ہیں:

شافع محشرؐ لب اعجاز ہلائیں
تکتے ہیں کھڑے منہ کو گنہگار بہت سے

وہ شمع حرم ہو کہ طور تجلی
حضورؐ آپ ہی نور برسا رہے ہیں

کسی وہم نے صدا دی کوئی آپؐ کا مماثل
تو یقین پکار اٹھا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

جلوس کے بھی جلوے سمٹ آئے مرے دل میں
آنکھوں نے مری خاک جو پائی ترےؐ در کی

صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری میں ایک فن چھپا ہوا ہے۔اُنہوں نے ایک نعتیہ لے اور ایک سُر کے ذریعے حیات و کائنات کی ترجمانی کی ہے۔ اور اپنی نعتوں کے مقصد کو واضح طور پر سامنے لانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ صبیح رحمانی کی نعتوں میں ایک مقصدی واصلاحی پہلو اجاگر ہوتا ہے، انہوں نے اپنی شاعری میں حقیقت کی ترجمانی کی ہے۔ اور اسی حقیقت کو ''حقیقتِ محمدی ﷺ'' بھی کہتے ہیں۔ صبیح رحمانی نے اپنی نعتوں کے ذریعے حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے راستے واصولوں پر گامزن ہونے کی ترغیب دی ہے۔

صبیحؔ رحمانی نے محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف اور ان کے اخلاقِ حسنہ کے موضوع کو اپنی نعتوں میں نہایت تفصیل اور عمدگی سے اس طرح بیان کیا ہے کہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔ صبیحؔ رحمانی کو انتخاب موضوعات میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اور انہی موضوعات وفکری پہلو کے ذریعے آج بھی صبیحؔ رحمانی نے نعت کے مقاصد اور نعتیہ خدمات کو زندہ وجاوید رکھا ہوا ہے:

وصف لکھنا حضور انورؐ کا
ہے تقاضا یہ میرے اندر کا

صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ فن وموضوعات پر حفیظ تائبؔ روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"رسالت محمدیہ ﷺ نے جو اثرات تاریخ عالم پر مرتب کیے وہ نعت کا نہایت اہم موضوع ہیں۔ ان حقائق کو جمالیاتی پیرائے میں بیان کرنا نعت نگار کا سب سے بڑا امتحان ہوتا ہے اور صبیحؔ رحمانی کو اسی ہفت خواں کو پورے حسن کے ساتھ طے کرنے کی بدولت سند کمال ملی ہے۔"(10)

صبیحؔ رحمانی کے ہاں نعتیہ شاعری میں سلام نامے، مولود نامے، معراج نامے کے موضوعات کا ذکر بھی بکثرت نظر آتا ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے اپنے نعتیہ کلام میں محمد ﷺ پر درود وسلام کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ ان کے کلام میں جگہ جگہ پر سلام نامے دیکھنے اور پڑھنے کو ملتے ہیں مثلاً:

مخزنِ آیاتِ قرآں الصّلوٰۃ و السّلام
شان والا شانِ رحماں الصّلوٰۃ والسّلام
ایک اک دھڑکن پہ سو سو رحمتوں کا ہو نزول
دل سے دُہرائے جو انساں الصّلوٰۃ والسّلام
اہل ایمان کے لیے، اہل عقیدت کے لیے
آفتاب علم و عرفاں الصّلوٰۃ والسّلام

صبیحؔ رحمانی کا نعت سے وابستگی کا نقطہ آغاز عشق نبی ﷺ ہے۔ اسی خالص جذبے کی وجہ سے صبیحؔ رحمانی کو نعتیہ ادب میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ صبیحؔ رحمانی کو مدینہ منورہ سے خاص لگاؤ ہے۔ انہوں نے اپنے نعتیہ اشعار اور نظموں میں جابجا مدینہ منورہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک عقیدت وخلوص سے مدینہ منورہ سے اپنا رشتہ مضبوط کیا ہے۔ وہ مدینہ منورہ کی تصویر کشی اور سیرت مبارکہ کی رنگ آمیزی اعلیٰ پائے کی کرتے ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کا عشق ومحبتِ رسول ﷺ کا جذبہ، محمد ﷺ سے دلی وابستگی اور عقیدت ومحبت کا کیف وسرور اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت

کی تڑپ وخواہش کا جذبہ ان کی نعتوں میں جا بجا نظر آتا ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے نعت گوئی میں مدینہ منورہ اور روضہ رسول ﷺ کو موضوع بنا کر مختلف طریقوں سے نعت گوئی کی صنف کو مزید فروغ دیا ہے۔ بعض خوش نصیب لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی روضہ رسول ﷺ کی زیارت نصیب ہونے کی آرزو وامنگ پوری ہو جاتی ہے۔ اُن خوش نصیبوں میں سید صبیح الدین رحمانی کا شمار بھی ہوتا ہے۔ ان کی پہلی مشہور نعت بھی اسی اہم محرک کی ترجمان ہے۔

حضور ﷺ! ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے

صبیحؔ رحمانی کو کئی مرتبہ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کا مبارک شرف حاصل ہوا۔ سید صبیح الدین رحمانی نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے بعد اس بے پناہ عقیدت اور محبت کو شاعری کا روپ دیا۔ اور اپنے نعتیہ کلاموں میں روضہ رسول ﷺ کی بار بار زیارت کی خواہش اور تڑپ کا ذکر نہایت خوبصورتی سے کیا ہے مثلاً:

قافلے جب بھی مدینے کے نظر آئے صبیحؔ
قلب مضطر کسمسایا دیدہ تر جاگ اُٹھا

صبیحؔ رحمانی کی ہر سانس دیارِ رسول ﷺ سے ہو کر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدینے کی یاد اور تڑپ ہر پل ان کو ستاتی ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے نبی ﷺ میرے نصیب میں مدینے کی پاک گلیوں کا دیدار اور حاضری کب تک ہو گی۔ اور یہ حاضری کب میری قسمت میں آئے گی۔ آقائے دو جہاں ﷺ سے ان کا یہ سوالیہ انداز ان کی اہم نعتیہ نظم ''سوالیہ نشان'' میں بھی سامنے آتا ہے۔ اس نظم میں صبیحؔ رحمانی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ سے کچھ یوں التجا کر رہے ہیں:

تو نبی ﷺ
بتادے مجھ
اے
وقارِ عرض وسماں
مرے
نصیب میں۔۔۔
کب ہو گی
حاضری میری؟

ہمیشہ
سامنے ہے
اک سوالیہ نشان
تو ہی بتادے مجھے

صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ غزلوں و نظموں میں نہایت عقیدت و جذبے سے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف اور سیرت مبارکہ کے موضوعات و مختلف پہلوؤں کے ساتھ ہی ان کی نعتیہ نظموں اور منقبتوں میں خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، شہدائے کربلا، صوفیا و اولیاء کرامؒ کا تعارف اور ان کی خدماتِ اسلام و عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ و خراجِ عقیدت بھی شامل ہیں۔ اس حوالے سے جاذب قریشی اپنے مضمون ''جنت کا گلاب''، مشمولہ ''جادۂ رحمت کا مسافر'' از ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی میں لکھتے ہیں کہ :

> ''صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعت کو جو پیکر دیا ہے وہ غزل کا پیکر ہے انہوں نے بہت سی منقبتیں، سلام شہدائے کربلا کے بارے میں اشعار اور صوفیائے کرام کے بارے میں نظمیں بھی لکھی ہیں۔''(11)

صبیحؔ رحمانی نے اپنے نعتیہ مجموعہ ''ماہِ طیبہ'' میں ایک حصہ خلفائے راشدین، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور دوسرے کئی صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ اولیائے کرامؒ کے نذر کیا ہے۔ جس میں اُنہوں نے اُن عظیم ہستیوں کو نہایت عقیدت و احترام سے موضوع بنایا ہے۔ جن کو محمد ﷺ سے سچا عشق تھا۔ اور وہ اس سچے عشق کی سرشاری میں دینِ حق کے لیے راہِ حق میں قربان ہو رہے تھے۔ انہوں نے اپنے اپنے عہد میں دینِ اسلام اور سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ثابت ہوئے۔

صبیحؔ رحمانی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صداقت، فاروقِ اعظمؓ کی بہادری و شجاعت اور ان کے عدل و انصاف کو نہایت دلکشی سے اپنے نعتیہ کلام ''ماہ طیبہ'' میں بیان کیا ہے مثلاً:

صداقت کی تصدیق، صدیق اکبرؓ
عدالت کی پہچان فاروقِ اعظمؓ
صبیحؔ الِ یٰسین کی ہر ایک ادا پر
ہیں سو جاں سے قرباں فاروقِ اعظمؓ

اسی طرح حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی جو صفات و خصائل ہیں ان کو بھی الگ الگ نعتیہ نظموں و منقبت میں نہایت خوبصورتی سے پیش کیا ہے:

جامع القرآن پئے القاب ذوالنورینؓ ہے
یعنی نورِ علم حق آداب ذوالنورینؓ ہے
وہ دو جہاں میں ہے واللہ سرفرازِ علیؓ
علی کے ناز نے بخشا جسے نیاز

علیؓ
صبیحؔ! کیسے نہ آسان ہوں مشکلیں میری
مدد کو آتا ہے خود دستِ دلنوازِ علیؓ

صبیحؔ رحمانی ایک اعلیٰ اور بلند مرتبے کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ان کی نعتوں میں ایک مکمل روحانی فضا ملتی ہے۔کیونکہ صبیحؔ رحمانی ایک صوفی شاعر ہیں۔جو خدا اور رسول محمد ﷺ سے بے پناہ عشق میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کے پاس جو کچھ بھی علم تھا وہ سب بارگاہِ حسن ازل ﷺ کے نذر کر دیا۔اور ان کی نعت گوئی ان کی شخصیت کا آئینہ اور دل کی آواز و دھڑکن ہے جس سے ان کو کسی طور الگ نہیں کیا جا سکتا۔بقول ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی:

”صبیحؔ رحمانی مجموعہ ہیں۔ایک سوچتے ہوئے ذہن ایک دھڑکتے ہوئے دل۔دوسروں کے ساتھ وابستگی کے ایک احساس کا اور یہ وابستگی اپنے رسول برحق ﷺ سے تعلق کا ثمر ہے۔ان کی نعت گوئی ان کی ذات کا عکس ان کی شخصیت کی آواز دل کی دھڑکن اور ذہن کی فکر ہے۔“ (12)

نعت لکھنے کے لیے جس ذوق و شوق اور عشق کی شدت درکار ہوتی ہے اس کا اندازہ صبیحؔ رحمانی کی نعتوں سے جھلکتا ہے۔ ان کی نعت کا ڈکشن بھی جدیدیت اور خوبصورتی سے مزین ہے۔ صبیحؔ رحمانی ادبی خلوص، شاعرانہ سچائی اور تخلیقی لطافت کے ساتھ نعت گوئی میں مصروف ہیں۔انہوں نے اپنے نعتیہ کلام میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف و توصیف، حضور ﷺ کے تمام فضائل و شمائل، ان کے اخلاق و عادات کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔ تو دوسری طرف جدید ادبی رجحانات و موضوعات کے پیش نظر انہوں نے حیات و کائنات کے مسائل، دنیا کی ناپائیداری و بے ثباتی، گرد و پیش کی زندگی کے حقائق و عصری مسائل سے گہری وابستگی، معاشرتی ناہمواریوں، بے راہ روی، معاشرے میں پنپنے والی اخلاقی برائیوں، مذہبی، سماجی اور حیاتیاتی و نفسیاتی حقائق کی ترجمانی، مذہبی، اخلاقی و تہذیبی اقدار کی ترجمانی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔بقول ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی:

"صبیحؔ رحمانی نے یقیناً نعت کے حوالے سے نئی شعریات Poetics دریافت کی ہے۔ صبیحؔ کے ہاں غمِ ذات بھی ہے غمِ کائنات بھی اور اپنے عہد کا آشوب بھی ہے۔ جدید حسیت کا عکس بھی ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے اس بات کا احساس دلایا کہ یہ محدود موضوع نہیں ہے اس میں بڑی وسعت ہے۔"(13)

صبیحؔ رحمانی کی نعتیں افکارِ عالیہ کی ترجمان ہیں، انہوں نے جدید ادبی جہتوں کے پیشِ نظر احیائے اسلام اور حیات و کائنات کے مسائل خصوصاً گرد و پیش کی زندگی کے احوال و آثار کو نعت سے ہم آہنگ کرتے ہوئے نعتیہ ادب میں ایک مخصوص انداز سے بیان کر کے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتوں میں احیائے اسلام کو موضوع بنا کر مسلمانوں کو اپنے اشعار اور نظموں کے ذریعے درس دینے کی کوشش کی ہے۔ صبیحؔ رحمانی بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور دورِ حاضر کے مسائل کا واحد حل حضور اکرمؐ کے حسین کردار و سنت و سیرت کی کامل پیروی کو گردانتے ہیں۔ جس کا اظہار وہ اپنی ایک آزاد نظم "کارِ دشوار" میں برملا کرتے ہیں اس نظم میں صبیحؔ رحمانی انسانی کردار کی ابتری اور گمراہی کو سامنے رکھتے ہوئے رسول پاک ﷺ کی سیرت سے استفادہ کی خواہش کو بیان کرتے ہیں:

منزلیں گم ہوئیں / راستے کھو گئے / تیری ﷺ سیرت سے بھٹکے / ہیں / ایسے شہا ﷺ / خود کو پہچاننا / کارِ دشوار ہے / زندگی / ریت کی جیسے دیوار ہے / تیری رحمت ﷺ ہمیں / پھر سے درکار ہے

صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتیہ نظم "ایک ادا" میں مسلمانوں کو کعبہ میں نصب حجرِ اسود کا آقائے دو جہاں محمد ﷺ کی سنت و نشست کی پیروی کی طرف واضح طور پر اشارہ دیا ہے:

اپنے آقا ﷺ کے / خالی شکم پر / بندھے / پتھروں کو / جو دیکھا / تو / کعبے نے بھی / اپنے خالی شکم پر / انہیں کی طرح / حجرِ اسود کو / باندھا تھا / اور / آج بھی / جی رہا ہے / بڑی عقیدت کے ساتھ ہیں / اپنے آقا ﷺ / کی / اس ایک / سنت کے ساتھ

صبیحؔ رحمانی اپنی شاعری میں معاشرے میں پنپنے والی اخلاقی برائیوں، معاشرے کی زبوں حالی، بے راہ روی اور بدکرداری پر احتجاج کرتے ہیں اور کبھی رسول پاکؐ کے وسیلہ سے دعائیں مانگتے ہیں ان کا دل عصری کرب سے آزاد نہیں ہے۔ "ماہ طیبہ" میں شامل نعتیہ نظموں "کرم کے سکے" اور "کاغذی مکاں" میں صبیحؔ رحمانی بخشش اور کرم کے چند سکے مانگتے ہوئے حضرت محمد ﷺ جہانِ دو عالم کی رحمت کے طلب گار ہیں۔ ان آزاد نظموں میں صبیحؔ

رحمانی نے اپنے جذبات کو ندرت و نرالے انداز میں بیان کرتے ہوئے رحمت و کرم کی دعا مانگی ہے۔ وہ اپنے اس رویہ کو آسودگی و نجات کا اصل ذریعہ مانتے ہیں۔ مثال ملاحظہ فرمائیں:

میں خوف عصیاں سے / رو کے سویا / جو اپنا دامن / بھگو کے سویا / تو اک سہانا سا خواب دیکھا / کہ /روز محشر ہے/اور/ میں ہوں / مدد کو رحمت / تیری کھڑی ہے /کرم کی برکھا/ برس رہی ہے/ گنہ مرے / کاغذی مکاں میں

اسی طرح صبیحؔ رحمانی عہد حاضر کے انسان کو اخلاقی برائیوں طرح طرح کی نفرتوں و عداوتوں میں گھرا دیکھتے ہیں تو یہ ''مناجات'' ان کی آواز میں ابھرتی ہیں۔ مثلاً:

نفرتوں کے گھنے / جنگلوں میں شہا ﷺ / عہد حاضر کا / انسان / محصور ہے / مشعل علم و اخلاق سے / دور ہے / کتنا / مجبور ہے / اے نوید مسیحا / دعائے خلیل / روک دے نفرتوں کی / جو/ یلغار کو / پختگی ایسی دے / میرے کردار کو / تری رحمت / زمانے میں / مشہور ہے

صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتوں میں کائناتی دکھوں، حیات و کائنات کے مسائل کا حل صرف اور صرف اطاعت الہٰی اور اطاعت رسول ﷺ کے مرہونِ منت ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے عصری حسیت کو نعت سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ان مسائل کو نعتیہ ادب میں ایک نئی موضوعاتی جہت سے پیش کیا ہے۔ وہ چشم بیدار اور دلِ بینا کے شاعر ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی کے حقائق سے صرف نظر نہیں کر سکتے۔ اس حوالے سے وہ اپنے ایک مضمون مشمولہ مجلہ ''نعت رنگ'' میں کہتے ہیں کہ:

> ''آج کا نعت نگار اجتماعی، انفرادی اور کائناتی دکھوں کے مداوے کے لیے سیرتِ اطہر سے روشنی کشید کر رہا ہے۔ یوں ہماری نعت اسلام اور روحِ اسلام، کائنات اور مقصدِ کائنات، رسول اور حیاتِ رسول کی تفہیم کا ایک وسیلہ بن کر محض عقیدت کا معاملہ نہیں رہی بلکہ فکری و فنی سطح پر بھی ادب و تہذیب کا معتبر حوالہ بن گئی ہے۔'' (14)

موجودہ دور میں سماجی و سیاسی کش مکش، مادی مفاد، اقتدار کی رسہ کشی و آمریت، وسائل پر قبضہ، مذہبی، معاشرتی و معاشی استحصال اور انسانی زندگی کے بہت سے دیگر مسائل نے انسانیت کے دل کو دہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس حوالے سے صبیحؔ رحمانی نے اپنی آزاد نظموں میں عصری حسیت اور عہد شناسی کا لاجواب مظاہرہ کیا ہے۔ اور اپنے ارد گرد کے حالات کی عکاسی نعتیہ مجموعہ ''جادۂ رحمت''، میں کھل کر کی ہے اس حوالے سے ان کی نظموں ''زخموں کی قندیل اور روشنی''، ''اے نوید مسیحا دعائے خلیل''، ''ایک عالمگیر نظام''، ''دھوپ میں تلاش سائباں''،

''انسانیت کے سب سے بڑے معمار'' وغیرہ اہم ہیں۔ان کی نظم ''زخموں کی قندیل اور روشنی'' سے مثال ملاحظہ کریں:

وقت کی دھڑکنیں خوف سے بند ہیں
صحن اقصیٰ سے دہلیز کشمیر تک
ایک کہرام سا ہے بپا ہر طرف
جبر کی قوتیں دندناتی ہوئی
پھر رہی ہیں زمانے میں اب چار سو
جسم مسلم کے زخموں کی قندیل سے
بہہ رہا ہے یونہی
روشنی کا لہو

صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتوں کے ذریعے دورِ حاضر کے حالات ان سے پیدا شدہ کشیدگی سے چھٹکارا پانے کے لیے آخری نبی الزمان ﷺ کی سنت و دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔وہ بہت سی نعتوں میں اسوۂ رسول ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی تقلید اور ان سے امداد کی اپیل کرتے نظر آتے ہیں کہ اس عہد کا انسان کس طرح سے احساس سے محروم ہے یہاں ایک انسان دوسرے انسان سے بیزار ہے معاملاتِ زندگی سلجھنے کے بجائے آئے روز تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ ہر کوئی ایک دوسرے کا دشمن بنا بیٹھا ہے اس انسانیت سے عاری انسان کے لیے صبیحؔ رحمانی کا نعتیہ نظم ''انسانیت کے سب سے بڑے معمار''میں دعائیہ انداز ملاحظہ فرمائیں:

وہ خیر خواہوں کا امام اولیں و آخریں
اک بار سب کو یاد آ جائے
جسے ظالم پڑوسی سے محبت تھی
جسے رسمِ غلامی سے عداوت تھی
وہ جس کی ذات رُوئے ارض پر موجود ہر جن و بشر کے واسطے وجہ ہدایت تھی

غرض صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتیہ نظموں میں مسائلِ حیات، زمانے کی پیچیدگیوں، احساس سے محروم عہد، شکست سے دوچار لوگوں اور غمِ دوراں کی عکاسی نہایت باریک بینی سے کی ہے۔

کہیں نفرتیں کہیں رنجشیں کہیں خاک و خون کی بارش
مرے عہد میں ہے عجیب رنگ کا اشتعال مرے نبیؐ

صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتیہ نظموں میں زیادہ تر موضوع عصر حاضر میں گرتی ہوئی انسانیت کے وقار میں کمی، مصائب و مسائل کا شکار اور گمراہی و مصیبتوں میں جھکڑے انسان کو بنایا ہے۔ جس کی اہم وجہ رسول کریم ﷺ کی اطاعت و محبت اور اتباع پر عمل پیرانہ کرنا ہے۔ یوں اس حالت میں پوری امت آشوب کی لپیٹ میں آ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عشق و اطاعتِ رسول ﷺ کی طرف مراجعت اور اطاعت الٰہی و اطاعتِ رسول ﷺ پر اتباع ہی ساری انسانیت کی رہنمائی، دنیا کا امن، اطمینان و آسودگی اور زندگی کے دکھوں کا مداوا ہے۔

نکل آئیں گے حل سب مسئلوں کے چند لمحوں میں
حیاتِ مصطفیٰؐ کو سوچنا اول و آخر تک

صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعتوں میں جہاں انسانیت کے وقار کی کمی، انسانی زندگی کے مسائل و مصائب کا تذکرہ کیا ہے اور ان کو رسول کریم ﷺ کی اطاعت و محبت پر عمل پیرا ہونے کی سختی سے تلقین کی وہیں ان کے خوش آئند مستقبل کی نوید بھی سنائی اور عہدِ آئندہ کے امکانات کو بھی موضوعِ نعت بنا کر ایک نئی جہت کا اضافہ کیا۔ اس حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی اپنے مضمون ''ایک خوبصورت نعتیہ تخلیق'' بشمولہ ''جادۂ رحمت کا مسافر'' میں لکھتے ہیں کہ:

''صبیحؔ رحمانی کی نعتیں جہاں ایک طرف روایتی اور مروجہ نعت کے عطر سے اپنے دامن کو معطر کیے ہوئے ہیں۔ وہیں عصر حاضر کے تناظر کی خوش رنگی سے رنگین ہیں اور وہیں عہدِ آئندہ کے امکانات کی رعنائی کو اپنے فکر و اظہار میں سمیٹے ہوئے ہیں۔'' (15)

صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ نظموں میں تاریخی و فلسفیانہ پہلو کے ساتھ ہی شعری جذبہ اور عقیدت کے ساتھ مکمل شعری تصور موجود ہے جس کی اہم مثال ان کی نعتیہ نظم ''سنہرے موسم'' ہے:

دیارِ جاں میں / سنہرے موسم اتر رہے ہیں / میں زرد لمحوں / سیاہ سایوں سے اپنا پیچھا / چھڑا چکا ہوں / پناہ میں ان کی / آ چکا ہوں

نعت نگاری میں صبیحؔ رحمانی کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے نعت کے میدان میں طبع آزمائی کے ساتھ ساتھ حمد، نعتیہ غزل، نعتیہ نظم پر طبع آزمائی کے ساتھ ساتھ نعتیہ قطعات و ہائیکو اور سانیٹ میں بھی کافی نام کمایا۔ نعتیہ ہائیکو میں صبیحؔ رحمانی کی ندرتِ فکر کا خوبصورت احساس ملاحظہ کیجئے:

سیرت کے انوار / سُورج بن کر ابھرے ہیں / انؐ کے پَیرو کار

صبیحؔ رحمانی نے سانیٹ کے انداز میں بھی نعتیں لکھی ہیں۔ان کے نعتیہ مجموعہ ''جادۂ رحمت'' میں سانیٹ کی خوبصورت مثالیں بھی موجود ہیں۔ ''اِسمِ محمدؐ'' کے عنوان سے سانیٹ کے یہ اشعار ملاحظہ کیجئے:

باعثِ کون ومکاں زینتِ قرآں یہ نام
ابرِ رحمت ہے جو کونین پہ چھا جاتا ہے
درد مندوں کے لیے درد کا درماں یہ نام
لوحِ جاں پر بھی یہی نقش نظر آتا ہے
عطر آسودہ فَضا اور فَضاؤں میں درُود
خوشبوئے اسمِ محمدؐ کی حدیں لامحدود

نعت نگاری کے حوالے سے سید صبیحؔ الدین رحمانی کا نام نمایاں ہے۔انھوں نے جو نعتیہ کلام لکھا وہ ان کی زندگی کی ریاضت اور محنت کا ثمر ہے۔ صبیحؔ رحمانی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔اُنھوں نے نعتیہ کلام کو موضوعاتی اور فکری وفنی حوالوں سے بھرپور بناتے ہوئے اس میں اپنے جذبات وتاثرات کو شامل کیا ہے۔پروفیسر محسن حسیب اپنے ایک مضمون ''صبیحؔ رحمانی کی نعت گوئی''میں لکھتے ہیں:

''صبیحؔ رحمانی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔انہوں نے اپنی اکثر نعتیں غزل کی شکل میں کہی ہیں۔'' (16)

صبیحؔ رحمانی کے تخلیق کردہ شعری وژن میں روزافزوں اضافہ ہورہا ہے۔اور نت نئے موضوعات ان کی نعتوں کی زینت بنتے جارہے ہیں۔ان کا فن نئے نئے امکانات کی نشاندہی کرتا ہے۔ان کی نعتوں میں اسلوبیاتی وساختیاتی اور جدیدیت ومابعد جدیدیت کے ساتھ ہی نوآبادیات کے حوالے بھی بکھرے ملتے ہیں جن کی بدولت ان کے فن میں مزید پختگی پیدا ہوگئی ہے۔ صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ فن کی مقبولیت وفضیلت، آدابِ نعت گوئی، نعتیہ سوز وتاثیر اور صبیحؔ رحمانی کے عشقِ رسول ﷺ کے جذبے اور قبولیت وشہرت کے پیشِ نظر ڈاکٹر شہزاد احمد ''کلیاتِ صبیحؔ رحمانی'' میں لکھتے ہیں:

''دنیائے حمد ونعت کی بین الاقوامی اور خوش نصیب شخصیت صبیحؔ رحمانی کو یہ نمایاں انفرادیت حاصل ہے کہ موصوف نے نعت گوئی، نعت فہمی اور نعت جوئی کے حوالے سے عظیم ترین، شاندار اور یادگار نعتیہ خدمات انجام دی ہیں۔'' (17)

محمد محبوب نے مجموعہ ''سرکار کے قدموں میں'' صبیحؔ رحمانی کی نعت نگاری پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے نعتیہ فن کی داد یوں دی ہے:

''دربارِ رسالت ﷺ میں ان کے کلام کو ضرور پذیرائی حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام زبانِ زدِ خاص وعام ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے نہ صرف نعت گوئی و نعت خوانی کی ہے بلکہ ترویجِ نعت کو باقاعدہ ایک تحریک کی صورت عطا کی ہے۔'' (18)

صبیحؔ رحمانی کی نعتوں کے موضوعات اپنے اندر وسیع امکانات و جہتیں سمیٹے ہوئے ہیں۔ موضوعات کے ساتھ ہی زمینوں کے انتخاب سے لے کے بات کہنے کے انداز تک میں ان کے ہاں شعری آہنگ، نعتیہ سوز و تاثیر، تازگی اور شائستگی و خوش اسلوبی جھلکتی ہے۔ صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ فن کو اتنے کم عرصے میں جتنی مقبولیت و فضیلت اور مقام و مرتبہ حاصل ہوا بہت کم لوگوں کو یہ قدر منزلت ملی۔ صبیحؔ رحمانی کے اس جذبہ نعت گوئی کی قدر و منزلت متعین کرتے ہوئے سحرؔ انصاری لکھتے ہیں کہ:

''جذبے اور عقیدے کے ساتھ ساتھ اگر مطالعے اور شعور کی رہنمائی میں صبیحؔ رحمانی نے اپنا یہ سفر جاری رکھا تو یقیناً وہ اپنے ہم عصروں میں نمایاں مقام حاصل کر سکیں گے۔'' (19)

صبیحؔ رحمانی کے عشقِ رسول ﷺ کے جذبے اور ان کی دلی عقیدت و خوش اسلوبی کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ اور ان کے نعتیہ فن کے ہر پہلو کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے۔

صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ فن و ادب اور نعت نگاری میں ابتدائی کوششوں سے لے کر نعت ریسرچ سنٹر کے قیام تک علمی و ادبی، شعری اور ترویجِ نعت، نعتیہ تحقیق و تنقید، نعت شناسی وغیرہ کے حوالے سے بہت سی نعتیہ خدمات موجود ہیں۔ جنہیں پوری دنیا میں نعت نگاری کے فن میں بیش بہا اضافے کے طور پر سراہا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیائے نعت میں سید صبیحؔ رحمانی نے اپنی فکر و موضوعات، اسلوب وہیئت، اپنی آواز، اپنی خوش الحانی، اپنے انتخاب اور سوز و گداز سے عقیدت و محبت کے وہ چراغ روشن کیے ہیں جن کی روشنی انشاءاللہ صدیوں پر محیط رہے گی اور صبیح رحمانی کا یہ سفر ہنوز جاری و ساری ہے اور ان کے سامنے نعت کی موضوعاتی جہتوں پر کام کرنے کے لیے وسیع میدان ہے۔ کیونکہ بقول صبیحؔ رحمانی:

یہ خیال رہتا ہے یہ ملال رہتا ہے
مدحتِ نبی ﷺ میں نے جتنی کی ہے کم کی ہے

حوالہ جات

1۔ مشفق خواجہ ،فلیپ: خوابوں میں سنہری جالی ہے، مرتب عزیز احسن، فضلی سنز، کراچی، 1997ء،فلیپ

2۔ رئیس احمد،یہ روح مدینے والی ہے،نعت ریسرچ سنٹر، کراچی،2017ء، ص76

3۔ شفقت رضوی، پروفیسر،خوش خصال نعت گو، مشمولہ: جادۂ رحمت کا مسافر،مرتّبہ:ڈاکٹر حسرت کاس گنجویؔ، آفتاب اکیڈمی، کراچی، ستمبر2001ء، ص:38

4۔ عزیز احسن، ''صبیحؔ رحمانی کی شاعری حبِ رسول ﷺ کا جمالیاتی اظہار''، مشمولہ: جادۂ رحمت کا مسافر ،ایضاً، ص:93

5۔ رفیع الدین اشفاق،ڈاکٹر، ''تاثرات''، مشمولہ: جادۂ رحمت کا مسافر،ایضاً،ص:125

6۔ عاصی کرنالی،''ایک خوبصورت نعتیہ تخلیق''، مشمولہ: جادۂ رحمت کا مسافر، ایضاً، ص:29

7۔ سید حسین علی ادیب رائے پوری، ''آراء''، مشمولہ: ماہِ طیبہ، از صبیح الدین رحمانی، انجمن عاشقان مصطفیٰ، خداداد کالونی، کراچی، 5 مئی، 1989ء، ص:11

8۔ رشید وارثی، کلیاتِ صبیحؔ رحمانی، مرتب: ڈاکٹر شہزاد احمد، دارالسلام،لاہور،جون،2019ء، ص:158

9۔ منظور الدین احمد،ڈاکٹر،''آراء''، مشمولہ: ماہِ طیبہ،ایضاً، ص:09

10۔ حفیظ تائب، خوابوں میں سنہری جالی ہے، ایضاً، ص:90

11۔ جاذب قریشی، ''جنت کا گلاب''، مشمولہ: جادۂ رحمت کا مسافر،از ڈاکٹر حسرت کاس گنجویؔ، ایضاً، ص:68

12۔ سید محمد ابوالخیر کشفی، ''جادۂ رحمت کا مسافر''، مشمولہ: سفیر نعت:صبیحؔ رحمانی نمبر'' مرتب: آفتاب کریمی، آفتاب اکیڈمی، کراچی، ص:13

13۔ حسرت کاس گنجوی،ڈاکٹر، جادۂ رحمت کا مسافر،مرتب: آفتاب اکیڈمی، کراچی، 2001ء، ص:12

14۔ صبیحؔ رحمانی، نعت رنگ، مرتب: صبیحؔ رحمانی، نعت ریسرچ سنٹر، کراچی، 2018ء

15۔ عاصیؔ کرنالی ، ڈاکٹر، ''ایک خوبصورت نعتیہ تخلیق''، مشمولہ: جادۂ رحمت کا سافر،ایضاً،ص:29

16۔ محسن حسیب،پروفیسر،''صبیحؔ رحمانی کی نعت گوئی''، مشمولہ:سفیرِ نعت،صبیح رحمانی نمبر، ایضاً، ص:88

17۔ شہزاد احمد،ڈاکٹر،''صبیحؔ رحمانی کی ہمہ جہت نعتیہ خدمات''، مشمولہ: کلیاتِ صبیحؔ رحمانی، دارالسلام لاہور، جون، 2019ء، ص:20

18۔ محمد محبوب، سرکار کے قدموں میں،مرتب:بزمِ غوثیہ نعت انٹرنیشنل،کراچی،2002ء، ص:04

19۔ سحر انصاری،''تبصرے''، مشمولہ: جادۂرحمت،از صبیحؔ رحمانی، ممتاز پبلشرز، کراچی، 1993ء، ص:126